

امت مسلمہ کے نجات اور کامیابی کا واحد راستہ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم وَ اِنْ اسْتَغْفِرُوا رَبَّکُمْ ثُمَّ تُوبُوا اِلَیْهِ یُمَتِّعْکُمْ مَّتَاعًا حَسَنًا اِلٰی اَجَلٍ مُّسَمًّی وَّ یُوْتِ کُلُّ ذِی فَضْلٍ فَضْلًا وَاِنْ تَوَلَّوْا فَلَیْسَ اَخَافُ عَلَیْکُمْ عَذَابَ یَوْمٍ کَبِیْرٍ ۝ اِلٰی اللّٰهِ مَرْجِعُکُمْ هُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝ (ہود: ۳۰-۳۳)

ترجمہ: ”اور یہ کہ تم اپنے رب سے معافی مانگو اور اس کی طرف لوٹ آؤ تو وہ ایک خاص وقت تک تم کو اچھا سامان زندگی دے گا اور ہر صاحب فضل کو اس کا فضل عطا فرمائے گا لیکن اگر (اللہ سے) منہ موڑتے ہو تو تمہارے حق میں ایک بڑے ہولناک عذاب سے ڈرتا ہوں۔ اللہ کی طرف تم کو لوٹ کر جانا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔“

دوسرے مقام پر ارشاد باری ہے: وَ اسْتَغْفِرُوا رَبَّکُمْ ثُمَّ تُوبُوا اِلَیْهِ اِنَّ رَبِّیْ رَحِیْمٌ وَ ذُوْدٌ (سورۃ ہود: ۹۰) ترجمہ: ”اپنے گناہ بخشو اور اپنے رب سے اور اس کی طرف رجوع کرو بیشک میرا رب (اپنی مخلوق سے) محبت کرنے والا مہربان ہے۔“

عن ابن عباس انه حدثه قال قال رسول الله ﷺ من لزم الاستغفار جعل الله له من كل ضيق مخرجاً ومن كل هم فرجاً ورزقه من حيث لا يحتسب (رواه ابو داؤد) ترجمہ: ”علی بن عبداللہ بن عباس اپنے والد ماجد حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو استغفار کو اپنے لئے لازم کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر تنگی سے نکلنے کا راستہ بنا دے گا اور ہر غم سے خلاصی دے گا اور ایسی جگہ سے اسے رزق دے گا جہاں سے (اسکے) گمان میں بھی نہ آئے۔“

محترم حاضرین گزشتہ ہفتے سے اللہ کی رضامندی حاصل کرنے کا علاج حدود اللہ اور اللہ کے فرامین اور حد سے تجاوز کرنے والوں کا انجام خواہ دنیا میں یا آخرت میں یا دونوں جہانوں میں ہو بیان کرنے کی کوشش کر رہا ہوں مسلسل گفتگو طویل ہونے کی وجہ موضوع کا اختتام نہ ہو سکا جس کے بقیہ حصہ کو آج مکمل کرنے کی کوشش کروں گا۔

نبی اسرائیل پر اللہ کے انعامات: نبی اسرائیل کو اللہ نے بے شمار نعمتوں سے نوازا۔ دولت کے ان کے پاس انبارِ عمریں سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں سالہ آسمان سے مینوسلکی جیسے انہیں جنتی طعام صول کا نازل ہوتا، صحت قابل رشک،

قد وقامت پہاڑوں کی اونچائی کے برابر انبیاء کا ان کے پاس کثرت سے آنا وغیرہ مگر خدا کی نافرمانی، گناہوں کی بہتات جس کی لمبی فہرست ہے۔

نیک لوگوں کا کردار: ان میں جو پاکباز لوگ تھے۔ گناہوں سے روکنے کی معمولی کوشش کی، جب وہ ہازنہ آئے یہی اپنے آپ کو نیکو کار کہلوانے والے بھی ان کے ساتھ رب کی نافرمانی، گمراہی اور حرام خوری میں شریک ہو گئے۔ چاہیے تو یہ تھا کہ ان گمراہوں کو حکمت عملی اور دلائل کے زبان سے رب کے حضور استغفار اور توبہ پر آمادہ کرتے۔ ان کے ہم نوالہ وہم پیالہ بن گئے۔

جل شانہ نے حضرت داؤد علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ کے زمانہ میں ملعون قرار فرمایا ارشاد باری ہے:

لُعِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ بَنِي إِسْرَآءِ عَلَى لِسَانِ دَاوُدَ وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ بِمَا عَصَوْا وَكَانُوا يَعْتَدُونَ (سورة المائدة: ۷۸)

ترجمہ: بنی اسرائیل کے کافروں پر حضرت داؤد اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زبان پر لعنت بھیجی گئی۔

وجہ یہ تھی کہ وہ نافرمائیاں کیا کرتے تھے۔ اور حد سے زیادہ بڑھ جاتے تھے۔

نیکو کاروں کا کردار: آپس میں جو گناہ کیا کرتے ایک دوسرے کو منع بھی نہ کیا کرتے (بلکہ ان ساتھ یہ بھی جرم میں شریک ہوتے) اور جو کچھ وہ کرتے وہ بہت برے (کام) تھے یعنی نیک لوگ جو اپنے (زیر قدرت و حلقہ) لوگوں کو گناہوں سے منع نہ کرتے ان پر بھی اللہ کی ایسی مار پڑھی کہ ملعون و مردود کے نام سے یاد کئے گئے اس لئے ہم میں سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ چلو میں تو سیدھی راہ پر چل رہا ہوں، میری اولاد اور اعزہ و اقارب اگر کج رو ہیں تو مجھے کیا۔ یہ راہ فرار احتیاج نہیں کر سکتا۔ اپنی اس ذمہ داری کے بارہ میں روز قیامت رب العالمین اپنے آپ کو صالح و نیک کہلوانے والے سے پوچھیں گے کہ اوروں کے بارہ میں آپ نے یہ ذمہ داری کس حد تک نبھائی۔

ارشاد نبوی ہے: مامن رجل يكون في قوم يعمل بالمعاصي يقتلرون على ان يغفروا عليه ولا يغفرون الا اخذهم الله بعقاب قبل ان يموتوا (ابی داؤد)

ترجمہ: ”جس بستی اور شہر میں کوئی گناہ کا کام ہو رہا ہوں اور وہاں کے لوگ اسے اس گناہ کو روکنے کا قدرت رکھتے ہوں اور پھر بھی اس کو منع نہیں کرتے تو موت سے قبل اللہ گناہ کرنے والے اور جو گناہ سے (اوروں کو) منع نہیں کرتے سب اللہ کے عذاب میں مبتلا ہوں گی۔“

کامل مومن کے قرآن میں بیان کردہ صفات سے روگردانی: رب العزت نے کامل مسلمان کی صفت یہ

بیان فرمائی کہ: وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضُهُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ

ترجمہ: مسلمان مرد اور عورت ایک دوسرے کے معاون اور دوست ہیں (ایک دوسرے کی نیکیاں کرنے کی اور گناہوں

’جب انہوں نے توبہ اور رجوع الی اللہ کیا تو مالک الملک نے پھر اپنی عبادت گاہوں میں عبادت کرنے کے مواقع میسر فرمائے۔ باطنی سرکشی تو ان کے رگ و ریشہ میں سرایت کر چکی تھی ایک بار پھر اللہ کے احکامات سے منحرف ہو کر روئے زمین پر شر و فساد پھیلاتا شروع کر دیا جس کی سزا اللہ نے انطو کس کی شکل میں ان پر نازل کر دی جس نے ان کی رہی سہی بھی پوری کر کے ان کی جڑیں ختم کر دیں۔ آج پھر مسلمانوں کی بے حسی دین سے دوری، اسلامی حمیت و غیرت کے فقدان کا نتیجہ ہے کہ مسلمانوں کا قبلہ اول بیت المقدس ان ذلیل و قلیل مقدار یہودیوں کے قبضہ میں آ کر نماز باجماعت پڑھنا تو دور کی بات ہے، فلسطین اور بیت المقدس کے قریب رہنے والوں کا مسجد میں داخلہ اور عبادت ناممکن کر دیا۔ مسلمانوں کی اس ذلت و خواری کا سب سے بڑا سبب بیت المقدس جو کہ اللہ کے نعمتوں میں سے ایک عظیم نعمت تھی کے بے قدری اور اس کی عظمت و حرمت کو ملحوظ خاطر نہ رکھا۔ کاش ہم قرآن مجید ہی میں ذکر وہ تباہ ہونے والے اقوام کے واقعات کو سن کر عبرت حاصل کرتے اور اللہ کے طرف سے مبعوث انبیاء کی استحضار اور تکذیب کرنے والوں کا جو انجام ہوا۔ اسے ہر وقت فریم ورک کے طور پر اپنے دل اور آنکھوں کے سامنے رکھتے تو آج عزت، اقتدار، حکومت و سلطنت و دشمنان دین پر غلبہ وغیرہ امت مسلمہ کا مقدر ہوتا

اللہ کی راہ پر چلنے والوں کے لئے اللہ کی خوشخبری:

اللہ نے وعدہ فرمایا ہے: وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذَلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ (نور-۵۵)

ترجمہ: اللہ نے وعدہ کر لیا ہے ان لوگوں سے جو تم میں ایمان لائے ہیں اور نیک عمل کریں وہ ان کو اسی طرح خلیفہ بنائے گا جس طرح ان سے پہلے گزرے ہوئے لوگوں کو بنا چکا ہے ان کیلئے ان کے اس دین کو مضبوط بنیادوں پر قائم کرے گا جسے رب العالمین نے ان کے حق میں پسند کیا ہے اور ان کی (موجودہ) حالت خوف کو امن سے تبدیل کر دے گا وہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں گے اور میری بندگی کریں گے اور جو اسکے بعد میری ناشکری کرے ایسے لوگ (میرے) نافرمان یعنی فاسق ہیں۔

محترم حضرات اللہ کے وعدے، احکامات اور تعلیمات ابدی و سرمدی ہیں۔ اسی وجہ سے کلام اللہ صرف نزول قرآن کے وقت کے مخاطبین تک محدود نہیں بلکہ قیامت تک ہر انسان اس پر مکلف ہے کہ اللہ کے وعدہ و لاشریک ہونے کے ساتھ ان کے احکامات پر سو فیصد کاربند اور منہیات سے بچتا ہے اگر بیتقاضائے بشری نافرمانی ہو بھی جائے، اسکا علاج بھی بتا دیا کہ میرے حضور نادم و شرمسار ہو کر مغفرت کا طالب بن جائے تو نہ صرف معافی بلکہ خطا کاروں کے لسٹ میں کراما

کاتبین نے جو نام گناہگار کا لکھا جا چکا ہے مٹا دینے کا حکم صادر فرمادیں گے۔ بات ہو رہی تھی اللہ کی وعدہ کی۔ تو رب العالمین نے جن صفات کا ذکر آیت مذکورہ میں فرمایا ہے۔

اسلامی نظام کے برکات: صحابہ کرام اور خلفائے عظام تو حضور ﷺ کے پروانے اللہ و اسلام پر مرمٹنے والے،

آسمان ہدایت کے ایسے پروانے کہ جو مسلمان یہ عقیدہ نہ رکھتا ہو کہ ”الصحابۃ کلہم عدول“ اسے اپنے ایمان کی فکر

کرنی چاہیے۔ ان کے ادوار میں رب العزت نے کامل ایمان والوں کے ساتھ جو وعدے فرمائیں ہیں ان کی تفصیلات

میں جانے کا موقع نہیں ہے۔ حرف بہ حرف ثابت ہو کر ان کے بعد آنے والے مسلمانوں کیلئے بہترین کردار ادا کرنے کی

وجہ سے تاریخ اسلام کے سنہری دور کی حیثیت حاصل کر لی اور ان کے بعد جن خوش قسمت حکمرانوں نے اللہ کے خوف اور

ایمان و اسلام کے بتائے ہوئے راہوں پر چل کر حکمرانی کی۔ رب کائنات نے ان پر بھی اپنے کرم و انعامات کی ایسی

ہوائیں چلائیں کہ رعایا کے اذہان سے ظلم و جبر، کفر و شرک، بھوک و افلاس، دشمن کا خوف اور غلبہ، آفات سادی وارضی وغیرہ

کا تصور ہی نہ رہا۔ ہر طرف امن و امان، رزق کی بہتاب، مسلمانوں کا نام سننے ہی کفار و اغیار کا کانپ جانا۔ ہر تکلیف پر

بے چین ہوتا جیسے اوصاف حمیدہ ہم میں پیدا ہو کر دنیا کو بہترین امہ کا تصور پیش کر سکتے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل لوگوں کی حالت:

میں آپ حضرات کو بار بار اور کثرت سے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی مثال دیتا ہوں کہ حضور ﷺ کی آمد

نے پہلے وہ کس خطبہ ارضی میں پیدا ہوئے۔ اور وہاں کی جو ناگفتہ حالات تھے ان سے بھی آپ حضرات واقف ہیں۔ گناہ

کی کوئی ایسی قسم نہ تھی جس میں وہ آلودہ نہ تھے۔ حضور ﷺ کی آمد اور ان فسق و فجور میں تھڑے ہوئے لوگوں میں جو خوش

قسمت لوگ تھے ان کا خوابیدہ ضمیر جاگ کر اللہ کے وحدانیت کے نہ صرف قائل ہوئے بلکہ اللہ و رسول کے ہر حکم کو بجا

آوری کو اپنے دنیا و آخرت کے فوز و فلاح کا واحد ذریعہ سمجھنے لگے تو ان میں ایسا انقلاب آیا کہ رب کائنات نے خود ان کے

نقدیس اور پاکیزگی کا بیانیہ حل اعلان فرمایا۔ انہی مقدس ہستیوں کے بارہ میں ارشاد فرمایا۔

صحابہ رضوان اللہ کو ان کی زندگیوں میں رضی اللہ عنہم و رضوانہ کی بشارت:

وَالسَّابِقُونَ السَّابِقُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُمْ بِإِحْسَانٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَ

رَضُوا عَنْهُ (سورہ توبہ آیت ۱۰۰)

ترجمہ: اور جو لوگ قدیم ہیں سب سے پہلے ہجرت کرے والے (مہاجرین) کی مدد کرنے والے اور جو ان کے پیرو ہو۔

اللہ راضی ہو ان سے اور وہ راضی ہوئے اللہ سے اور تیار کر رکھی ہیں ان کے واسطے باغ جن کے نیچے نہریں بہتی

ہوئی رہا کریں ان میں ہمیشہ کیلئے۔ یہی ہے بڑی کامیابی (تمہاری) اللہ اکبر کتنی بڑی نعمت۔ جس کا مقابلہ کسی بڑے سے

بڑے نعمت سے نہیں ہو سکتا۔ غفور الرحیم نے اپنے الفاظ مبارکہ میں اعلان فرمایا کہ ”اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی“ ایک سچے اور ایمان کے نور سے معمور منور مسلمان کیلئے اس سے زیادہ خوشی اور کامیابی اور کیا ہو سکتی ہے۔ یہاں یہ بھی یاد رکھیں کہ اللہ صرف مہاجرین اور مددگاروں سے رضا کا اعلان نہیں کر رہے بلکہ قیامت تک جو مسلمان اُن کے اسوہ اور راستے کو اپنے لئے منتخب کر لیں ان کا انعام بھی ان کو اللہ کے رضا کی صورت میں ملے گا۔ اللہ مجھے اور آپ سب بلکہ امت مسلمہ کو رضائے الہی نصیب فرمائے۔ جن سے اللہ راضی ہو گیا سارا عالم اسکا مطیع ہو گا اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا اور جس سے اللہ ناراض ہو اسے دنیا کی کوئی طاقت و دولت الطمینان، سکون اور چین و دلانہیں سکتی۔

محترم دوستو: گزشتہ جمعہ اور آج دو قسم کے چند واقعات ذکر کر دئے ایک وہ اقوام جن پر نہ انبیاء کے دعوت و تبلیغ کا کچھ اثر ہوا بلکہ اللہ کے طرف رجوع اور گناہوں سے مغفرت طلب کرنے کی بجائے ان کی شقاوت قلبی اللہ سے بغاوت، انبیاء کی توہین کرنا پہلے سے بھی زیادہ ہوا پھر ان میں ہر ایک قوم کو اللہ نے جس عذاب سے دوچار کر دیا۔ مختلف مجالس میں آپ حضرات قرآن مجید کی تلاوت و تفسیر اور علماء کے مواعظ کے دوران سنتے رہتے ہیں۔ دوسری قسم وہ قوم جنہوں نے اللہ و رسول اور انبیاء کے تعلیمات پر آمین کہتے ہوئے اپنے کئے ہوئے نافرمانیوں پر صدق دل سے معافی مانگ کر آئندہ معافی سے بچنے کا معصوم ارادہ کیا جن کو اللہ نے انعامات و اعزازات سے مالا مال کر کے غیر مسلموں کو ان کا محتاج بنا دیا۔ وقت کے ڈے بڑے جگادری اور اپنے آپ کو دنیا کی سپر طاقت کہلانے والے حکمران قیصر و کسریٰ ہزاروں میل دور رہ کر بھی مسلمانوں کا نام سن کر اپنے جاہ و جلال اور فوج و قوت کے باوجود ان پر لرزہ طاری ہو جاتا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے نام اسلام لانے کا جو پروانہ ارسال فرمایا۔

تکبر و غرور کا بدلہ ذلت و رسوائی: تکبر اور نخوت کے جس پیکر نے اس خط کو اپنا توہین سمجھ کر چھاڑ دیا اللہ نے نہ صرف اسکے خاندان غالباً بقول حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ آدم علیہ السلام کی تیسری نسل سے لیکر اس وقت تک ایک مملکت پر قابض رہنے والے مملکت کو ریزہ ریزہ کر دیا۔ اور ایک دوسرے کے ہاتھوں قتل ہو کر سارا خاندان گوشہ گشتی کا ہی بن گیا اور ان کی اقتدار کے نشے میں مست مستورات مسلمانوں کے گھروں میں باعدیاں بن کر صفائی اور خدمت زاری کے اندھے گڑھے میں فقر و فاقہ کا شکار ہوئیں۔

وجودہ دور کے مسلمانوں کا کردار اور عالم کفر کا مسلمانوں کے خلاف اتحاد:

ان تمام واقعات کی روشنی میں آج ہم بحیثیت مجموعی تمام امت مسلمہ کا اور انفرادی طور پر پاکستانی مسلمانوں کی حالی کا جائزہ لیں اکثر اسلامی ممالک اس دور کے اہم مادی اسلحہ و طاقت یعنی تیل سے مالا مال ہیں۔ انفرادی طاقت بنگلات، سمندر، دریاء، سونے چاندی، گیس و کوئلہ کے ذخائر سے بھرے پڑے ہیں اور پھر اللہ رب العزت نے دشمنان

اسلام سے دفاع و مقابلہ کیلئے ہر قسم کے آلات بنانے اور وسائل بروئے کار لانے کا واضح حکم بھی دیا ہے۔ اسکے باوجود پورے دنیا میں پھیلے ہوئے ایک ارب سے زیادہ مسلمان زبوں حالی کا شکار، اغیار کے آگے دست سوال پھیلانے والے، اُن کے ہر حکم پر سر ٹڑھونے والے، بد قسمتی سے ان کے مادر پدر آزاد تہذیب و معاشرہ کے متوالے، جب بھی ان کو کسی اسلامی ملک میں اسلامی نظام نافذ ہونا محسوس ہو۔ سارا عالم کفر بہانہ بنا کر ان پر اتحاد کی صورت میں حملہ آور ہو کر ملک تو کیا لاکھوں، مسلمانوں کو قتل کرنا ان کا محبوب مشغلہ ہے ایسے حالات میں بھی اسلامی ممالک کے حکمران جو درحقیقت اسلام کو مٹانے کی خواہش مند حکمرانوں اور ملکوں کے آلہ کار اور ایجنٹ ہوتے ہیں۔ آپس میں متحد ہونے کی بجائے مسلمان ملک کی تباہی پر بغلیں بجانا اپنا اولین فریضہ سمجھنا اور اپنے دینی آقاؤں کو خوش کرنے کی ریس میں ایک دوسرے سے آگے نکلنے میں مصروف رہتے ہیں، گلہ پھر کس سے کیا جائے پورا عالم اسلام حضور ﷺ کے ارشاد کے مطابق ایک دسترخوان جس پر ہر طرح کے طعام پنے ہوئے ہیں کفار ایک دوسرے کو دعوتیں دیکر اپنا اپنا حصہ حاصل کرنے کیلئے بھا رہے ہیں۔ یہ تو عالم اسلام کی دینی، ایمانی غیرت کی جھلک تھی اب مختصر اپنے ملک کے حالات، عوام کی بے بسی، دین سے بے راہ روی، اسباب عیاشی کی کثرت، کفار و لادینوں کی نقالی وغیرہ ہم کہاں پہنچ چکے ہیں جذبہ رجوع الی اللہ کا ختم ہوتا۔

پاکستان پر اللہ تعالیٰ کے لامتناہی انعامات اور ہماری ناقدری کا انجام:

اللہ نے پاکستان کو بھی بے پناہ قسم انعامات سے نوازا ہے۔ چاروں موسم جو ہر قسم حالات سے موافق، گنتا اور ذکر کرنا اس محدود وقت میں آسان نہیں۔ ملک کا چپہ چپہ اللہ کے انعامات سے بھر پڑا ہے۔ اسلام کے نام پر حاصل کردہ ملک میں لاتعداد مساجد، مدارس، دین کی اشاعت کرنے والے جرائد، دینی جماعتیں، علماء، محافل پند و نصائح وغیرہ کا دور دورہ ہے۔ اسکے باوجود اس ملک میں بسنے والے اٹھارہ انیس کروڑ مسلمانوں کو چین و سکون نہیں۔ کبھی خشک سالی کا داویلا تو کبھی بارشوں کا نہ رکنے والا طوفان، طوفان نوح کی شکل اختیار کر کے ملک کے نصف سے زیادہ املاک، نفوس اور آبادی ”ہبام منشور“ کے مناظر پیش کرتے ہوئے ہمیں بربادی سے دو چار کر دیتے ہیں۔ چار پانچ سال قبل صبح کے وقت ہولناک زلزلے کی جس میں ہزاروں مرد و زن بچے جان بحق، شہروں، بلند و بالا عمارتوں کا زمین بوس ہونا یاد ہوگا۔ چند ماہ سے اس ملک میں ایک چھوٹے سے چھرنے ہزاروں نفوس کے بیک جنبش ہلاکت سے کئی گھرانے اجڑ گئے وغیرہ وغیرہ۔ قدرتی وسائل سے مالا مال اس اسلامی ملک کے امن و امان کو 9/11 کے بعد ایک ظالم و جابر عفریت امریکہ اور اسکے مددگاروں نے خود اور خطہ میں اسکی موجودگی نے پاکستان کو آگ و خون کے دریا میں ایسا ڈبو دیا کہ اس اسلام دشمن مسلمانوں کے قاتل کی وجہ سے اس ملک میں امن و امان کا تصور ہی ختم ہو گیا۔ کئی دریا خشک، بجلی ناپید، ملک کی قدرتی اور ارزاں اگیس جوئے شیر لانے کے مترادف، مسلمان مسلمان کا گلہ کاٹ رہا۔ احترام آدمیت نے یاد رفتہ کی حیثیت حاصل

لی۔ اشیائے خورد و نوش کی قیمتیں آسمان تک پہنچ گئیں۔ نچلے طبقے کی ان اشیاء تک رسائی کا تو سوال پیدا نہیں ہوتا متوسط طبقہ اپنی سفید پوشی کی بھرم قائم رکھنے کیلئے خود کشیاں کرنے لگے۔ جو حکمران مسند اقتدار پر قبضہ کر لیتے ہیں رعایا کی صحت، ملازمت، غربت اور تعلیم وغیرہ کی طرف توجہ دینے کی بجائے قومی خزانہ کو مادر شیر سمجھ کر نہایت بے دردی سے کرپشن اور لوٹ مار میں مصروف رہتے ہیں۔ الغرض ایسی کوئی آفت و مصیبت نہیں جس سے ہمارا ملک محفوظ ہو۔ یہ تمام مصائب جو ہمیں دستک دے رہے ہیں کہ راہ راست اختیار کر لو ورنہ پہلے سے زیادہ پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اسلام کے آمد سے قبل جتنے اقوام ہلاک و برباد ہوئے وہ اپنے بد اعمال کی وجہ۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَمَا أَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَيُغْفِرُ عَنْكُمْ كَيْفَ يُرِيدُ (شوری۔ ۲۹) یعنی تم پر جو مصائب آتی وہ تمہارے رہی کرتوؤں کا نتیجہ ہے۔ حالانکہ اللہ تو بہت سے گناہوں سے درگزر بھی کر دیتا ہے اگر ہر جرم پر اس ذات باری کی پکڑ ہوتی تو ہمارا کیا حال ہوتا۔ عوام کی اکثریت لہو و لعب، عیاشی و فحاشی، حرام خوری، زنا کاری اور اسباب زنا کاری، ناپ تول میں دھوکہ، حقوق اللہ تو کیا حق العبد ہوں مال و زر خواہ حرام اور ظالمانہ طریقہ سے کیوں نہ ہو۔ الغرض ایسی کوئی برائی نہیں جس میں ہم اور ہمارے حکمران من حیث القوم مبتلا نہ ہوں۔

مسلمانوں کو بے راہ روی اختیار کرنے پر عیاشی کے آلات کی اذرائی:

غیر مسلموں نے مسلمانوں کی کمزوریوں کو دیکھ کر سائنس اور ٹیکنالوجی کے نام پر ایسے اشیاء بنا کر ہمیں اذنان قیوتوں پر دینے کا سلسلہ شروع کر دیا مثلاً ایک موبائل فون کو لیجئے اگر اس میں معمولی فوائد ہیں تو ان فوائد کی آڑ میں اس سے جو فحاشی اور بد کاری پھیل رہی ہے۔ تفصیلات سننے پر بدن پر لرزہ طاری ہو جاتا ہے۔ پھر اس پرنیٹ کا اضافہ ہو کر اس نے اسلامی تہذیب کا جنازہ نکال دیا۔ دین سے بے خبر لوگ ان جدید انکشافات و انکشافات کی چند خوبیاں مگن کر اسکے تہہ میں جو تباہی ہے جس نے بڑوں، مردوں، عورتوں حتیٰ کہ نابالغ بچوں کی زندگیاں بھی مسخ کر دیں جب کلمہ گو ان خرافات میں مبتلا ہو جائے تو کیا پھر بھی ہم اللہ کے کرم اور رحم کے مستحق ہیں۔ گزشتہ امتوں کو چند اگلیوں پر گھسنے والے گناہوں پر سخت عذابوں سے دوچار کر دیا۔ جبکہ ہم میں وہ سب گناہ تو بدرجہ اتم موجود ہیں ہمارے روشن دماغی نے سیکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں گناہ کا اضافہ کر دیا۔ عذابوں کا سامنا نہ ہو گا تو کیا رحمتوں کے ہم انتظار میں رہیں گے۔ ان تمام مصائب و مشکلات کا ایک ہی نسخہ اور تریاق ہے کہ ہم من حیث القوم رجوع اسے اللہ کر کے توبہ تائب ہو جائیں خدا بخواسے اگر ہم ہر روز سے دوسرے روز مزید گناہوں کے دلدل میں پھنستے رہے ہیں تو کہیں ایسا عذاب نہ آئے کہ پھر توبہ اور استغفار کا موقع ہی ہمارے ہاتھوں سے نکل جائے۔ رب العزت مجھے اور آپ سب کو گناہوں کے سیلاب سے بچا کر استغفار اور توبہ کی توفیق دے۔